

ایمان سے راستباز ٹھہرنا  
نمبر 3392  
ایک وعظ  
جمعرات، 5 فروری 1914 کو شائع ہوا  
سی۔ ایچ۔ اسپرژن کے وسیلہ سنایا گیا  
میٹروپولیٹن ٹئیری نیکل، نیونگٹن میں  
خداوند کے دن کی شام، 28 اپریل 1867 کو

"پس جب ہم ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ صلح رکھیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ۔"  
رومیوں 5:1

ہماری آرزو اس شام یہ نہیں کہ اس آیت پر صرف بطور تعلیم یا عقیدہ واعظ کریں۔ تم سب انجیل کو جانتے اور مانتے ہو کہ راستبازی ایمان کے وسیلہ ہے، لیکن ہم چاہتے ہیں کہ آج شب اس پر تجربہ کے طور پر کلام کریں؛ ایک حقیقت کے طور پر جو محسوس کی گئی، چکھی گئی، جان لی گئی، اور روح میں بسر ہوئی ہو۔ مجھے امید ہے کہ یہاں بہت سے ایسے ہوں گے جو نہ صرف یہ جانتے ہیں کہ انسان ایمان کے وسیلہ نجات اور راستبازی پاسکتے ہیں، بلکہ اپنے ذاتی تجربہ میں یہ کہہ سکتے ہیں: "پس جب ہم ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ صلح رکھتے ہیں، ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ۔" — اور جو اس وقت اسی صلح کے حقیقی لطف اور برکت میں چلتے اور جیتے ہیں۔

جب ہم اس آیت پر اس معنی میں گفتگو کرنے لگیں تو میں تم سے یہ درخواست کروں گا کہ نہ صرف اپنے کانوں اور اپنی مہربان توجہ سے ساتھ دو، بلکہ اپنی جانچ کی آنکھ سے بھی، اور قدم بہ قدم اپنے آپ سے یہ پوچھو: "کیا میں اسے جانتا ہوں؟ کیا میں نے یہ پایا ہے؟ کیا خدا نے مجھے اس بارے میں تعلیم دی ہے؟ کیا مجھے اس حقیقت میں داخل کیا گیا ہے؟" اور ہماری امید یہ ہوگی کہ کوئی شخص جس کے لیے یہ سب باتیں اب تک محض بیرونی اور بے قدر رہی ہیں، خدا کے وسیلہ انہیں پا لے، تاکہ وہ دل، روح اور ضمیر کی حقیقتیں بن جائیں، تاکہ وہ انہیں محفوظ کرے اور اپنے آپ کو وہاں پائے جہاں کبھی ڈرتا تھا کہ نہ پہنچے گا، یعنی خدا کے ساتھ صلح کی حالت میں، اور نہایت بابرکت طور پر حضرت اعلیٰ کے ساتھ صلح کی لذت سے معمور۔

—پس ہماری پہلی توجہ ہوگی ایک صاف اور پراثر گفتگو کی طرف

I

- وہ چند ابتدائی دریافتیں جو انسان کو خدا کے ساتھ صلح پانے سے پہلے حاصل ہوتی ہیں۔

یہ باتیں کسی طرح بھی اس متن سے باہر کی نہیں، نہ ہی محض اس میں شامل کی گئی ہیں، بلکہ حقیقتاً اسی کی ملکیت ہیں۔ دیکھو کہ پولس، ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرنے تک پہنچنے سے پہلے، گناہ کے بارے میں کلام کرتا آیا ہے۔ یہ ممکن نہ تھا کہ وہ راستبازی کی معقول تعریف بیان کرتا جب تک کہ یہ نہ جانتا کہ آدمی گنہگار ہیں، اور یہ کہ انہوں نے خدا کی مقدس شریعت کو توڑا ہے، اور شریعت اپنی ذات سے ہرگز انہیں خدا کی عنایت میں واپس نہ لا سکتی۔

اب جن باتوں پر میں گفتگو کرنے کو ہوں، وہ اگر میرے وعظ کے لیے لازمی نہ بھی ہوں، تو ضرور تمہاری روحانی فہم کے لیے ضروری ہیں، تاکہ تم جان سکو کہ ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرنا کیا ہے۔

تو پھر وہ باتیں کیا ہیں؟ پہلی دریافت جو انسان کو روح القدس کی راہنمائی سے راستباز ٹھہرنے سے پہلے حاصل ہوتی ہے یہ ہے کہ خدا کی نظر میں راستباز ٹھہرنا نہایت اہم ہے۔ بہت سے لوگ اس کو نہیں جانتے۔ تم ایک دکان میں جاؤ اور کسی کو کاؤنٹر پر پاؤ اور اس سے پوچھو: "کیا تو کبھی عبادت کے مقام پر نہیں جاتا؟" وہ جواب دے گا: "نہیں، لیکن میں اُن سے کچھ کم اچھا نہیں جو جاتے ہیں۔" تم پوچھو گے: "کیوں؟" وہ کہے گا: "میں ان میں سے بہتوں سے اچھا ہوں۔" "کس طرح؟" وہ کہے گا: "میں نے کبھی کاروبار میں خیانت نہیں کی، نہ لوگوں کو دھوکہ دیا، نہ جھوٹ بولا، میں چور نہیں، میں شرابی نہیں، میں اتنا "دیانتدار ہوں جتنا جون کے وسط کے دن طویل ہوتے ہیں، اور یہ اُن بہت سے مذہبی لوگوں سے زیادہ ہے۔"

اب اس شخص نے ایک نیک آدمی کی سیرت کے صرف ایک پہلو کو پکڑا ہے۔ نیکی کے دو پہلو ہیں، لیکن اس کو صرف ایک نظر آتا ہے، یعنی یہ کہ آدمی آدمی کے ساتھ انصاف کرے۔ لیکن وہ یہ نہیں دیکھتا کہ آدمی کو خدا کے ساتھ بھی انصاف کرنا ہے۔ اگر وہ کچھ دیر سوچے تو سمجھ لے کہ مخلوق کی اعلیٰ ترین ذمہ داریاں اس کے خالق کی طرف ہیں، نہ کہ صرف اس کے ہمنوع کی طرف۔ اور اگر کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ تو انصاف کرے، مگر خدا کے ساتھ سراسر بے انصافی کرے تو وہ

سخت ترین سزا سے نہ بچ سکے گا۔ لیکن افسوس! اکثر لوگ یہی خیال کرتے ہیں کہ جب تک وہ ملکی قانون کی تابعداری کرتے ہیں اور آدمیوں کو ان کا حق دیتے ہیں، انہیں کچھ پرواہ نہیں کہ خدا کا دن حقارت کا باعث بنے، خدا کی مرضی کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کریں اور خدا کی شریعت کو اپنے قدموں تلے روند ڈالیں۔

اب میرا یقین ہے کہ یہاں ہر شخص جو کچھ دیر اپنے دل و دماغ کو سوچنے کے لیے روکے، وہ دیکھ لے گا کہ اگرچہ کوئی شخص اپنے ملک کی عدالت میں جا کر کہہ سکتا ہے: "میں نے اپنے کسی ہمسایہ کو نقصان نہیں پہنچایا، میں آدمیوں کے سامنے راستباز ہوں،" لیکن یہ اس کے کردار کو کامل نہیں بناتا۔ جب تک وہ یہ نہ کہہ سکے: "اور میں اپنے خداوند کے حضور بھی راستباز ہوں، جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کا بندہ ہوں،" تب تک وہ خدا کی شریعت کا صرف آدھا حصہ پورا کرتا ہے، اور وہ بھی کم اہم۔

پس یہ نہایت ضروری ہے، بلکہ سب سے اعلیٰ درجہ پر، کہ تم اور میں اُس عظیم خدا کے ساتھ صلح میں کھڑے ہوں جس کے حضور ہمیں اُس عظیم دن واپس جانا ہے جب وہ فرمائے گا: "اے بنی آدم، لوٹ آؤ۔" تب ہمیں اپنی جانیں اُسی کو واپس کرنی ہیں جس نے ہمیں بنایا۔ اس قدر تم ضرور میرے ساتھ متفق ہو کہ یہ ضروری ہے۔ کیا تمہارے دل میں اپنے خالق کے حضور راستباز ٹھہرنے کی خواہش نہیں؟ میں شکر کرتا ہوں کہ تم یہاں تک پہنچے ہو۔

پھر دوسری دریافت یہ ہے کہ جب روح القدس کسی شخص کو مسیح کے پاس لاتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ اس کی سابقہ زندگی خدا کی شریعت کے خلاف سخت خطاؤں سے آلودہ رہی ہے۔ روح القدس کے آنے سے پہلے ہماری حالت تاریک کمرے کی مانند ہے، جہاں مکڑیاں، جالے اور ناپاک چیزیں چھپی ہوئی ہیں لیکن ہمیں کچھ نظر نہیں آتا۔ مگر جب خدا کا روح اندر روشنی کرتا ہے تو آدمی اپنی حالت پر حیران رہ جاتا ہے۔ خصوصاً جب وہ شریعت کی کتاب کو کھولتا ہے اور الہی روح کی روشنی میں اس کا کامل شریعت کو پڑھ کر اپنی ناپاک زندگی سے اس کا موازنہ کرتا ہے، تو وہ اپنے آپ سے بیزار، بلکہ کبھی کبھی ناامید ہو جاتا ہے۔

صرف ایک ہی حکم کو دیکھ لو۔ شاید کوئی کہے: "میں نے اپنی زندگی میں پاکدامنی رکھی ہے، کیونکہ حکم ہے کہ 'تو زنا نہ کرنا'، اور میں نے کبھی یہ حکم نہ توڑا، پس میں پاک ہوں۔" لیکن سنو کہ مسیح اس کی تشریح کرتا ہے: "جو کوئی عورت پر شہوت کی نظر ڈالے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ پہلے ہی زنا کر چکا۔" اب بتاؤ، ہم میں سے کون کہہ سکتا ہے کہ ایسا کبھی نہیں کیا؟ اگر یہ حکم ہے تو کون بے گناہ ٹھہر سکتا ہے؟

شریعت صرف ظاہری اعمال ہی نہیں بلکہ کلام، خیالات اور تصورات پر بھی گرفت کرتی ہے۔ اگر وہ اتنی وسیع ہے کہ آدمی کے دل کے خفیہ ترین حصے پر بھی لاگو ہوتی ہے، تو پھر کون ہے جو تخت کے سامنے بے قصور ٹھہر سکے؟ نہیں، اے میرے بھائیو، یہ تمہیں اور مجھے ضرور ماننا ہوگا کہ ہم گناہ سے بھرے ہیں۔ اگر میں کہوں کہ ہم گناہ سے ایسے بھرے ہیں جیسے انڈہ اپنے مغز سے بھرا ہوتا ہے، تو یہ سچ ہے۔ ہمارا دل اور خیال بدی ہے، اور صرف بدی، اور وہ بھی ہمیشہ۔

اگر تم میں سے کچھ یہ گمان رکھتے ہو کہ تم راستباز ہو، تو میری دعا ہے کہ خدا تمہارے یہ باطل پر پر سے تمہیں محروم کرے اور تمہیں تمہاری حقیقت دکھائے، کیونکہ اگر تم اپنی ناتوانی نہ دیکھو گے تو مسیح کی کفایت کو کبھی نہ سمجھ سکو گے۔ جب تک تم گرے نہ جاؤ، مسیح تمہیں اٹھا نہ سکے گا۔ جب تک تم اپنے آپ کو کھویا ہوا نہ جانو، اُس نجات دہندہ کو کبھی عزیز نہ "جانو گے جو" کھوئے ہوئے کو ڈھونڈنے اور بچانے آیا۔

یہ دوسری دریافت ہے: خدا کے حضور راستباز ٹھہرنا ضروری ہے، لیکن چونکہ خدا کی شریعت روحانی ہے اور ہم اسے کامل طور پر پورا کرنے سے عاجز ہیں، اس لیے ہم اس مقام سے بہت دور ہیں۔

پھر ایک اور دریافت سامنے آتی ہے، یعنی یہ کہ اپنے اعمال کے وسیلہ خدا کے حضور راستباز ٹھہرنا بالکل محال ہے۔ ہمیں یہ مقدمہ ہار دینا چاہیے۔ ماضی بیت گیا، اور ہم اسے مٹا نہیں سکتے۔ حال بھی، جسم کی کمزوری کے سبب، ماضی سے بہتر نہیں۔ اور مستقبل، خواہ ہم کتنی ہی امیدیں باندھیں، شاید کچھ بہتر نہ ہو۔ پس شریعت کے کاموں سے نجات ہمارے لیے بالکل ناممکن ہو جاتی ہے۔

شریعت نے کہا: "ملعون ہے ہر ایک جو اُن سب باتوں پر قائم نہیں رہتا جو اس شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں کہ اُن پر عمل کرے۔"

ایک موقع پر میری گفتگو ہمارے یہودی امراء میں سے ایک نہایت جلیل القدر شخص سے ہوئی۔ وہ اپنے آپ کو کامل راستباز سمجھتا تھا، اور میں بھی مانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اپنے اخلاقی چال چلن کے وسیلہ راستباز ٹھہر سکتا تو وہ اس کا دعویٰ بجا طور پر کر سکتا تھا۔ لیکن میں نے اُس سے کہا: "اب دیکھو، تمہاری اپنی شریعت یہ کہتی ہے، 'ملعون ہے ہر ایک جو اُن سب

باتوں پر قائم نہیں رہتا جو اس شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں کہ اُن پر عمل کرے۔" کیا تم سب باتوں پر قائم رہے ہو؟" اُس نے جواب دیا: "نہیں۔"

تب میں نے کہا: "تو پھر لعنت تم پر ہے، تم اس سے کیسے بچنے کی اُمید رکھتے ہو؟" اور میں نے دیکھا کہ اس سوال کا اُس کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سوال کا کوئی آدمی جواب نہیں دے سکتا سوائے اس کے کہ مسیح کی صلیب کی طرف اشارہ کرے اور کہے: "وہ ہمارے لیے لعنت بنا تاکہ ہم برکت بنیں۔" اگر تم اور میں خدا کی شریعت کو کامل طور پر نہ رکھیں تو پھر یہ کچھ معنی نہیں رکھتا کہ ہم کمال کے کتنے قریب پہنچے۔

یہ ایسے بے جیسے خدا نے ہمیں ایک کامل شیشے کا ظرف دے کر کہا ہو: "اگر تم اسے جُوں کا ٹوں سلامت رکھ کر میرے حضور پیش کرو تو تمہیں اجر ملے گا۔" لیکن ہم نے اُسے کچ کر دیا، ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ فرض کرو ہم نے صرف تھوڑا سا چیرا ڈالا، لیکن تب بھی ہم نے اجر کھو دیا، کیونکہ شرط یہ تھی کہ وہ بالکل کامل رہے۔ معمولی سا نقص بھی اُس شرط کو توڑ دیتا ہے جس پر اجر ملنا تھا۔ تم کہو: "ہم اُنندہ اُسے مزید نہ توڑیں گے۔" مگر نہیں! تم اُسے پہلے ہی توڑ چکے ہو۔ تم خود کو اہلوں کی فہرست سے خارج کر چکے ہو۔

کبھی کبھی لوگوں کو یہ کہنا سخت معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ ایک حکم میں شریعت کو توڑتے ہیں تو گویا انہوں نے پوری شریعت کو توڑ ڈالا۔ لیکن یہ اتنا سخت نہیں جتنا دکھائی دیتا ہے۔ ایک کونلے کی کان میں جانے والے مزدور کو لوہے کی طویل زنجیر سے لٹکایا گیا ہو۔ اگر اُس زنجیر کی ایک ہی کڑی ٹوٹ جائے تو کوئی پرواہ نہیں کہ باقی سب سو کڑیاں مضبوط ہوں، پھر بھی ساری ٹوکری نیچے جا گرے گی اور غریب مزدور ہلاک ہوگا۔ کوئی یہ نہیں کہتا کہ یہ سخت ہے، سب جانتے ہیں کہ زنجیر کی طاقت اُس کی کمزور ترین کڑی کے برابر ہوتی ہے۔

پس ہماری فرمانبرداری کی قوت بھی اُس نکتہ سے تولی جاتی ہے جہاں وہ ناکام ہو جاتی ہے۔ افسوس! ہماری فرمانبرداری ناکام ہو چکی ہے، اور اس کے وسیلہ ہم میں سے کوئی بھی خدا کے حضور راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔

اب میں ایک لمحہ کو رُکتا ہوں اور تم سب سے یہ سوال کرتا ہوں، بالا خانوں میں بیٹھے ہو یا نیچے: کیا تم سب یہاں تک پہنچے ہو؟ یہ جاننا کہ خدا کے حضور راستباز ٹھہرنا ضروری ہے، یہ دیکھنا کہ ہم نہیں ہیں، اور یہ ماننا کہ ہم اپنے زور سے ہو بھی نہیں سکتے؟ کیا تم اس بات پر یقین کر چکے ہو کہ خدا کی شریعت کے مطابق اپنی اطاعت کے بل پر ہم حضرت اعلیٰ کے حضور قبولیت نہیں پاسکتے؟

میری دعا ہے کہ ابدی روح تم سب کو اس بات پر قائل کرے، ورنہ تم اُس دروازے پر دستک دیتے رہو گے جب تک یہ یقین نہ کر لو کہ خدا نے اُسے ہمیشہ کے لیے بند کر دیا ہے۔ تم اپنی کوششوں سے اُس کوہ کو چڑھنے کی کوشش میں ادھر ادھر لڑھکتے رہو گے، جب تک یقین نہ کر لو کہ تمہارے بس میں نہیں، اور تب تم اپنی ناکام کوشش کو ترک کر کے خدا کے راستہ پر آؤ گے، جو تمہارے راستہ سے بالکل مختلف ہے۔ میری اُمید ہے کہ ہم سب اس پر یقین کر چکے ہیں۔

اب ایک اور ابتدائی دریافت پر دھیان دو۔ جب آدمی یہ سب جان لیتا ہے تو وہ اچانک یہ بھی دریافت کرتا ہے کہ چونکہ وہ خدا کے حضور راستباز نہیں ہے، اور ہو بھی نہیں سکتا، اس لیے وہ اسی وقت عدالت کے تحت ہے۔ خدا کبھی گناہ کے بارے میں بے پروا نہیں۔ اگر انسان ایسی حالت میں نہیں ہے کہ خدا اسے راستباز ٹھہرائے، تو وہ ایسی حالت میں ضرور ہے کہ خدا اُسے مجرم ٹھہرائے۔ اگر تم خدا کے حضور راستباز نہیں تو تم اسی لمحہ مجرم ہو۔ یہ سچ ہے کہ ابھی سزا پر عمل نہیں ہوا، لیکن فیصلہ صادر ہو چکا ہے، اور اس کا نشان تمہارا بے ایمانی ہے، کیونکہ "جو ایمان نہیں لاتا وہ پہلے ہی سے مجرم ٹھہرا ہے، اس لیے کہ اُس نے خدا کے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔"

سوچو! اگر آج رات تمہیں خبر دی جائے کہ ملکی عدالت نے تمہیں مجرم ٹھہرایا ہے تو تم اپنی نشست سے لرز کر اٹھ کھڑے ہو گے، لیکن جب میں یہ کہتا ہوں کہ آسمانی عدالت نے تمہیں مجرم ٹھہرایا ہے تو یہ بات تمہارے ضمیر پر ایسے بہہ جاتی ہے جیسے تیل کا قطرہ سنگ مرمر پر۔ مگر اے میرے سننے والو! اگر تم جان لیتے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں—اور میری دعا ہے کہ روح القدس تمہیں اس کا شعور دے—تو تمہاری ہڈیاں تک کانپ اُٹھیں۔ خدا نے تمہیں مجرم ٹھہرایا ہے۔ تم مسیح سے باہر ہو۔ تم نے اُس کی شریعت کو توڑا ہے۔ خدا نے اپنا ہاتھ تم پر مارنے کے لیے اٹھایا ہے، اور اگرچہ اُس کی رحمت کچھ دیر ٹھہر جاتی ہے، لیکن دن اور گھڑیاں جلدی ہی بیت جائیں گی، اور تب یہ سزا عمل میں آ جائے گی، اور اُس وقت تمہاری جان کہاں ہوگی؟

اب لازم ہے کہ یہ مجرم ٹھہرنے کا فیصلہ تمہاری اپنی روح میں بھی واقع ہو، ورنہ تم کبھی راستباز نہ ٹھہر سکو گے، کیونکہ جب تک ہم اپنے آپ کو مجرم نہ مانیں، خدا ہمیں بری نہ ٹھہرائے گا۔ پھر میں رُکتا ہوں اور کہتا ہوں: کیا تم یہ محسوس کرتے ہو، اے میرے عزیز سننے والو! اگر ہاں، تو ناامید نہ ہو بلکہ پرامید رہو۔ اگر تمہارے اندر موت کی سزا ہے، تو اس پر خدا کا شکر کرو، کیونکہ اب تمہیں خدا کے فضل کے ہاتھ سے زندگی ملے گی۔

—شاید میں نے اس پر بہت وقت لیا، اب ہم زیادہ قریب آتے ہیں اس متن کے اصلی مطلب کی طرف

## II

وہ انجیل کی تعلیم جو ہمیں روح القدس سکھاتا ہے۔

وہ انجیل کی تعلیم میں چند جملوں میں تمہارے سامنے رکھ سکتا ہوں، اور وہ یہ ہیں: چونکہ انسان کے گناہ کے سبب اطاعت کی راہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گئی ہے، یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی بھی اُس راستہ سے گزر کر حقیقی راستبازی کو نہ پاسکتا، اس لیے خدا نے اب یہ ارادہ فرمایا ہے کہ انسانوں کے ساتھ رحمت کے طریقہ پر معاملہ کرے، اُن کے سب گناہوں کو معاف کرے، اپنی محبت اُن پر نچھاور کرے، اُنہیں فضل سے قبول کرے اور آزاد محبت سے اُنہیں اپنے آغوش میں لے۔

خدا نے اپنی لامحدود حکمت میں ایسا منصوبہ باندھا ہے کہ اپنی عدالت کو نقصان پہنچائے بغیر وہ سب سے نالائق انسانوں کو اپنے دل میں جگہ دے، اُنہیں اپنی اولاد بنائے، اور اُنہیں وہ سب برکتیں عطا کرے جو اُن کی ہوتیں اگر وہ شریعت کو کامل طور پر رکھتے، مگر جو اب اُنہیں بطور بخشش اور ناحق فضل کے ملتی ہیں۔

میری امید ہے کہ ہم نے یہ سیکھا ہے کہ نجات کا منصوبہ فضل سے ہے، اور صرف فضل سے ہے۔ اور یہ بڑی بات ہے کہ جہاں فضل ہے وہاں اعمال نہیں۔ مبارک ہے وہ جان جو اپنے دل میں کبھی اعمال کی تعلیم اور فضل کے وسیلہ پانے کی تعلیم کو خلط نہ کرے، کیونکہ ان دونوں میں ایک بنیادی اور ابدی فرق ہے۔ مجھے امید ہے تم سب جانتے ہو کہ ان دونوں کو کبھی ملا یا نہیں جا سکتا۔ اگر ہم فضل سے نجات پاتے ہیں تو اپنے کمال سے نہیں، اور اگر اپنے کمال پر بھروسہ رکھتے ہیں تو پھر خدا کے فضل پر تکیہ نہیں کر سکتے، کیونکہ یہ دونوں کبھی ساتھ نہیں چل سکتے۔ یا سب اعمال ہیں یا سب فضل۔

اب خدا کا نجات کا منصوبہ ہماری سب اعمال کو خارج کرتا ہے: "اعمال سے نہیں تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔" یہ ہمیں فضل کی بنیاد پر ملتا ہے، اور صرف فضل ہی پر۔ اور یہی خدا کا منصوبہ ہے، یعنی چونکہ ہم اپنی اطاعت کے وسیلہ نجات نہ پاسکے، اس لیے ہم مسیح کی اطاعت کے وسیلہ نجات پائیں۔ یسوع، خدا کا بیٹا، جسم میں ظاہر ہوا، اُس نے اپنی زندگی خدا کی شریعت کے مطابق اطاعت میں گزاری، اور اُس اطاعت کے سبب، انسان کی صورت میں پایا جا کر اپنے آپ کو فروتن کیا اور موت تک، بلکہ صلیب کی موت تک، فرمانبردار رہا۔ ہمارے نجات دہندہ کی زندگی اور موت نے اُس شریعت کی پوری تعظیم اور تکمیل کر دی جسے ہم نے توڑا اور بے عزت کیا تھا۔

اور خدا کا منصوبہ یہ ہے: "میں تمہیں تمہارے سبب سے برکت نہ دے سکتا، لیکن اُس کے سبب سے برکت دوں گا۔ جب میں تمہیں دیکھتا ہوں تو مجھے لعنت دینی پڑتی ہے، مگر میں نے لعنت اُس پر ڈال دی ہے، اور اب جب میں تمہیں اُس کے وسیلہ دیکھتا ہوں تو میں تمہیں برکت دے سکتا ہوں، خواہ تم اس کے لائق نہ ہو۔ میں تمہارے قصور کو نظر انداز کر سکتا ہوں، تمہارے گناہ کو بادل کی مانند مٹا سکتا ہوں، اور تمہاری بدکاری کو سمندر کی گہرائی میں ڈال سکتا ہوں اُس کے کیے کے سبب۔ تمہارے پاس کمال نہیں، لیکن اُس کے پاس لامحدود کمال ہے؛ تم گناہ سے بھرے ہو اور سزا کے مستحق ہو، لیکن وہ تمہاری جگہ سزا "بہگت چکا ہے، اور اب میں تم سے رحم کے ساتھ معاملہ کر سکتا ہوں۔"

یہی خدا کی زبان ہے، انسان کے لفظوں میں: "میں اپنے عزیز بیٹے کے کمال کے وسیلہ تم سے رحم کے اصول پر معاملہ کر سکتا ہوں۔" یہی طریقہ ہے جس سے انجیل تمہارے پاس آتی ہے۔ اگر تم یسوع پر ایمان لاؤ، یعنی اُس پر بھروسہ رکھو، تو یسوع کے سب کمال تمہارے کمال ہیں، وہ تمہیں منسوب کیے جاتے ہیں؛ یسوع کے سب دکھ تمہارے دکھ ہیں۔ اُس کا ہر کمال تمہیں منسوب کیا جاتا ہے۔ تم خدا کے سامنے ایسے کھڑے ہو جیسے تم مسیح ہو، کیونکہ مسیح خدا کے سامنے ایسے کھڑا ہوا جیسے وہ تم ہو۔ وہ تم ہو۔ وہ تمہاری جگہ، تم اُس کی جگہ۔

قائم مقامی! یہی لفظ ہے۔ مسیح گنہگاروں کا قائم مقام؛ مسیح انسان کے لیے کھڑا ہوا اور گناہ کے خلاف الٰہی قہر کے بجائے اپنے اوپر سہا، وہ "ہمارے لیے گناہ ٹھہرایا گیا، حالانکہ اُس نے گناہ نہ کیا تھا۔" انسان مسیح کی جگہ کھڑا ہو کر الٰہی عنایت کی دھوپ پاتا ہے، جو مسیح کی جگہ اُس پر آتی ہے۔

اور یہ سب ایمان کے وسیلہ ہے۔ خدا نے یہ مقرر کیا ہے کہ ہمارا مسیح کے ساتھ تعلق صرف اُس پر بھروسہ رکھنے سے ہے۔ "پس جب ہم ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ صلح رکھتے ہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ۔" مسیح خدا کو اپنی قائم مقامی پیش کرتا ہے، ایمان کے وسیلہ ہم اُسے قبول کرتے ہیں، اور اُسی لمحہ خدا ہمیں قبول کرتا ہے۔

اب، اے عزیز دوستو، میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں: کیا تم یہ جانتے ہو؟ کیا تمہیں روح القدس نے یہ سکھایا ہے؟ شاید تم نے بچپن میں کیتھولکزم میں یہ پڑھا ہو، یا مختلف جماعتوں میں یہ سنا ہو، لیکن کیا تم نے اپنی جان میں اسے پہچانا ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ

نجات کا خدا کا طریقہ اُس کے پیارے بیٹے پر سادہ انحصار ہے؟ کیا تم اتنا جانتے ہو کہ تم نے اُسے قبول کر لیا ہے اور اب  
ایسوع پر آرام پاتے ہو؟ اگر ہاں، تو تم سہ بارہ مبارک ہو

—مگر اب آگے بڑھتے ہوئے میں چند لمحوں کے لیے اس پر ٹھہرنا چاہتا ہوں

### III

- اُس آیت کا جلالی امتیاز -

ہم نے تمہیں پہنچایا ہے، اور مجھے امید ہے کہ خدا کا روح بھی تمہیں پہنچا چکا ہے، اُن ابتدائی دریافتوں تک اور اُس عظیم  
دریافت تک کہ خدا ہمیں کسی اور کے کمال کے وسیلہ نجات دے سکتا ہے۔ اور اب اُو اس جلالی امتیاز کو ایک ایک لفظ میں  
دیکھیں۔

"راستباز ٹھہرائے گئے۔"

آیت ہمیں بتاتی ہے کہ ہر ایمان رکھنے والا شخص اسی لمحہ خدا کے حضور کامل طور پر راستباز ہے۔ تم جانتے ہو آدم جنت  
میں برہنہ معصومیت میں کیسا تھا—ویسا ہی ہر مومن ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ آدم خدا سے ہم کلام ہو سکتا تھا کیونکہ وہ  
گناہ سے پاک تھا، اور ہم بھی جری دلی سے اپنے باپ خدا کے حضور داخل ہو سکتے ہیں، کیونکہ یسوع کے خون کے وسیلہ ہم  
پاک ٹھہرے ہیں۔

اب میں یہ نہیں کہتا کہ یہ چند بلند مرتبہ مقدسین کا امتیاز ہے، بلکہ یہاں جب میں ان نشستوں میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو  
دیکھتا ہوں—درجنوں اور سیکڑوں کو—وہ سب آج شب خدا کے حضور راستباز ہیں—کامل طور پر، پورے طور پر؛ اتنے  
راستباز کہ کبھی اُن کی حالت اور کچھ نہ ہو سکتی؛ اتنے راستباز کہ آسمان میں بھی خدا کے نزدیک اُن کی مقبولیت اِس سے  
زیادہ نہ ہوگی جتنی کہ ابھی ہے۔

یہ وہ حالت ہے جس میں ایمان ایک گمراہ، گناہگار، بے بس، نکمے شخص کو لا کھڑا کرتا ہے۔ ممکن ہے وہ ایمان لانے سے  
پہلے ہر بدی میں غرق رہا ہو، مگر جیسے ہی اُس نے مسیح پر بھروسہ کیا، مسیح کے کمال اُس کے کمال بن گئے، اور وہ خدا  
کے حضور ایسا کھڑا ہے گویا کامل ہے—"بغیر داغ اور شکن کے یا کسی ایسی چیز کے"—مسیح کی راستبازی کے وسیلہ۔

لیکن اب سنو کہ ہم اس راستبازی کی حالت تک کیسے پہنچتے ہیں۔ "ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرائے گئے۔" اس حالت تک  
پہنچنے کا طریقہ نہ آنسو ہیں، نہ دعائیں، نہ فروتنی، نہ اعمال، نہ بائبل پڑھنا، نہ کلیسیا جانا، نہ عبادت خانہ جانا، نہ مقدسات، نہ  
پادری کی معافی، بلکہ صرف ایمان ہے—یعنی خدا کی وفاداری پر سادہ اور کامل بھروسہ، اُس کے وعدہ پر بھروسہ کیونکہ وہ  
خدا کا وعدہ ہے اور بھروسے کے لائق ہے۔ یہ ہے ایمان، اور جو کوئی اس ایمان کا مالک ہے وہ آج شب کامل طور پر راستباز  
ہے۔

میں جانتا ہوں ابلیس تم سے کیا کہے گا۔ وہ کہے گا: "تو گناہگار ہے!" اُسے جواب دو: "ہاں، جانتا ہوں، لیکن اس سب کے باوجود  
میں راستباز ٹھہرا ہوں۔" وہ تمہارے گناہ کی عظمت کا ذکر کرے گا؛ اُسے مسیح کی راستبازی کی عظمت سناؤ۔ وہ تمہیں تمہاری  
لغزشوں اور ٹھوکر کھانے، تمہاری خطاؤں اور آوارگیوں کا حوالہ دے گا؛ اُسے اور اپنے ضمیر کو کہو: "ہاں، یہ سب جانتا ہوں،  
"مگر یسوع مسیح گناہگاروں کو بچانے آیا، اور اگرچہ میرا گناہ بڑا ہے، مگر مسیح اُسے مٹانے کو بالکل قادر ہے۔

تم میں سے بعض یوں لگتے ہیں کہ مسیح پر گناہگار کی حیثیت سے بھروسہ نہیں کرتے۔ تمہارے ایمان میں گڈمڈ ہے؛ گویا تم  
سمجھتے ہو کہ کچھ مسیح کرے گا اور کچھ تم خود کر لو گے۔ میں کہتا ہوں جب تک تم اپنی طرف دیکھتے رہو گے، تم ایمان کے  
معنی کو نہیں جانتے۔ تمہیں قائل ہونا ہوگا کہ تم میں کچھ بھی نیک نہیں، تمہیں جانتا ہوگا کہ تم گناہگار ہو، اور اپنے دل میں  
بدترین اور سب سے خبیث گناہگاروں کی مانند بڑے اور سیاہ ہو۔ تمہیں یسوع کے پاس آنا ہوگا، اپنی خیالی راستبازیاں اور جھوٹی  
نیکیاں پیچھے چھوڑنی ہوں گی، اور اُس کو اپنا سب کچھ بنانا ہوگا، اور اُس پر بھروسہ کرنا ہوگا۔

آہ! اپنے گناہ کو محسوس کرنا اور پھر بھی اپنی راستبازی کو جاننا—یہ دونوں ایک ساتھ پانا—گناہ کے سبب توبہ اور پھر بھی  
اُس کامل کفارہ میں جلالی اعتماد! کاش تم دلہن کا یہ قول سمجھ پاتے: "میں سیاہ ہوں پر خوشنما بھی"—کیونکہ ہمیں یہی ماننا ہے  
—اپنی ذات میں دوزخ کی مانند سیاہ، مگر یسوع کی راستبازی کے وسیلہ حسین، خوشنما، بے مثال جلال میں۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو، کیا تم یہ محسوس کرتے ہو؟ اگر نہیں، تو کیا تم اسے مانتے ہو؟ اور کیا تم یوسف ہارٹ کے کلام کی  
مانند گاتے ہو

تیری ضمانت میں تو آزاد ہے"  
تیرے لیے اُس کے پیارے ہاتھ چھیدے گئے؛  
اپنے نجات دہندہ کا لباس پہنے  
"قدوس کی مانند قدوس ہے۔"

کیونکہ حقیقت یہی ہے، تم خدا کے حضور اُسی طرح مقبول ہو جیسے مسیح مقبول ہے؛ اور اگرچہ تمہارے دل میں پیدائشی گناہ اور فساد ہے، پھر بھی تم خدا کو اُسی طرح عزیز ہو جیسے مسیح عزیز ہے، اور مسیح کی راستبازی میں ویسے ہی مقبول ہو جیسے مسیح اپنی اطاعت میں مقبول ہے۔

کیا ہم یہاں تک پہنچے ہیں؟ یہی وہ نکتہ ہے جس پر میں آج شب پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا تم اس قدر جانتے ہو کہ ہم ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرتے ہیں؟ اگر ہاں، تو میں تمہیں ایک قدم اور آگے لے جاؤں گا، اور وہ یہ ہے—"ہم ایمان کے وسیلہ اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ راستباز ٹھہرے۔" یہی بنیاد ہے، یہی سرچشمہ ہے، یہی درخت ہے جو پھل لاتا ہے۔ ہم ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرتے ہیں، مگر ایمان اپنی ذات میں نہیں۔ ایمان اپنی جگہ ایک قیمتی فضل ہے، لیکن اپنی ذات میں ہمیں راستباز نہیں "ٹھہرا سکتا۔ یہ ہے "ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ۔"

یاد رکھو کہ راستبازی کا اصل سہارا نہ روح کا کام ہم میں ہے، بلکہ مسیح کا کام صلیب پر ہے۔ جس پر میں اپنی امید قائم رکھوں وہ یہ نہیں کہ میں اب وارثِ آسمان ہوں، بلکہ یہ کہ خدا کے بیٹے نے مجھ سے محبت کی اور اپنے آپ کو میرے لیے دے دیا۔

اے میرے عزیزو! جب دل کے اندر سب کچھ خوشگوار ہوتا ہے تو یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ "اب سب ٹھیک ہے، کیونکہ میں یہ محسوس کرتا ہوں اور وہ محسوس کرتا ہوں۔" یہ سب اپنی جگہ شواہد ہیں، لیکن جب اندھیرا چھا جائے اور تمہیں اپنے کمال نہ ہونے کے یکساں واضح شواہد ملیں، جب تم کہو: "اے خستہ حال آدمی! کون مجھے اس موت کے بدن سے چھڑائے گا؟" تب تمہیں اپنے خوبصورت شواہد کے بجائے صلیب کی طرف بھاگنا ہوگا۔

آخرکار ہمیں زمین پر جھکنا ہے، اور چٹان ہی پر اپنی عمارت رکھنی ہے۔ اپنی تجربات اور اعمال کے لرزاں سہاروں پر نہیں، بلکہ اُس چٹان پر جو کبھی نہیں ہلتی۔ وہی سب سے محفوظ مقام ہے جینے کے لیے، اور سب سے بابرکت مقام ہے مرنے کے لیے۔ یسوع کے سوا کوئی نہیں

"پس جب ہم ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ صلح رکھتے ہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ۔"

"اور اب، سب کچھ سمیٹنے کو، یہاں وہ قیمتی امتیاز ہے جو ایسے لوگ پاتے ہیں—"ہم خدا کے ساتھ صلح رکھتے ہیں۔"

جب تم سورج کی روشنی اور بادلوں کی چھاؤں میں لپٹے منظر کو دیکھو، اور کہو: "یہ سب میرے باپ نے بنایا۔ میں نے اُسے کبھی نہ دیکھا، مگر اُس کے ہاتھوں کے کام میں لذت لیتا ہوں، اور میں اُس کے ساتھ کامل صلح میں ہوں—"یہ کیسی بابرکت حالت ہے! پھر جب طوفان آجائے، بجلی کڑکے اور بادل گرجیں، تو جو خدا کے ساتھ صلح میں نہ ہیں وہ بھاگیں گے، مگر جو "صلح میں ہیں وہ کہیں گے: "یہ میری باپ کی آواز ہے، جو جلال سے معمور ہے۔"

اور جب زندگی کے طوفان اٹیں، یا موت کا وقت آئے، تب بھی صلح رکھنے والا کہتا ہے: "میں خدا کے پاس جا رہا ہوں، اور خوش ہوں، کیونکہ میں قیدی کی مانند منصف کے پاس نہیں بلکہ دلہن کی مانند اپنے داماد کے پاس، بچے کی مانند والدین کی "آغوش میں جا رہا ہوں۔"

ہاں، ایمان لانے والے کے لیے یہ کامل سکون ہے—"پس جب ہم ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ صلح رکھتے ہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ۔"

اے کاش یہ سب پر صادق آتا! اور یہ ہو سکتا ہے اگر روح القدس تمہیں یسوع میں آرام دے۔ بلکہ، یہ آج شب تمہارے لیے ہو سکتا ہے، حالانکہ تم نے یہاں آتے وقت کبھی نہ سوچا ہوگا۔ یہ محض ایمان لانا ہے، محض بھروسہ رکھنا۔ اُہ! اُس پر ایمان لاؤ، اُس پر بھروسہ کرو، اور یہ تمہاری جان کی خوشی ہوگی کہ تمہیں خدا کے ساتھ وہ صلح ملے جو دنیا نے نہ دی اور نہ ہی چھین سکتی ہے، بلکہ وہ ابدالآباد قائم رہے گی۔ خدا ہم سب کو یہ بخشے! آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرُوجِن

لوقا 32-25:15

ہم میں سے اکثر اس مثل کی خوبصورتی کو پہچانتے ہیں جب وہ اُس گمراہ بیٹے سے تعلق رکھتی ہے، اور اُس بے حد معافی سے جو باپ نے اُسے بخشی۔ لیکن ہم میں سے کم ہی نے دیکھا ہے کہ ہمارے خُداوند نے بڑے بھائی کی بھی تصویر کھینچی ہے، اور یہ کہ اُس میں اُس خود راستباز معترف کو ظاہر کیا ہے جو گمراہوں کے اٹھائے جانے اور اُن پر فضل کے نازل ہونے کو ناپسند کرتا ہے۔

"آیت 25۔" اور اُس کا بڑا بیٹا کھیت میں تھا اور جب آیا اور گھر کے نزدیک پہنچا تو باجے اور ناچ کی آواز سنی۔ یہ دونوں میں سے بہتر تھا۔ میں نے اُسے اکثر ملامت ہوتے سنا ہے، اور واقعی وہ اِس کا مستحق بھی ہے، لیکن اُس سب کے باوجود وہ سچا بیٹا تھا۔ وہ گھر میں نہ تھا بلکہ محنت میں مصروف تھا۔ بعض ایماندار ایسے ہوتے ہیں جو ہر وقت خدمت ہی میں لگے رہتے ہیں اور کبھی شراکت اور رفاقت میں نہیں پائے جاتے۔ وہ سرگرم تو ہیں مگر متأمل نہیں۔ وہ کھیت میں تھا۔

"آیت 26۔" اور اُس نے نوکروں میں سے ایک کو بلا کر دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ وہ کچھ سنجیدہ مزاج کا تھا؛ نیک، مضبوط، باقاعدہ اور ثابت قدم، مگر زیادہ شادمان نہ تھا۔ وہ باتوں کو سختی سے لیتا تھا، اِس لیے یہ خوشی اُس کے فہم میں نہ آ سکی۔ "یہ سب کیا ہنگامہ ہے؟" اُس نے نوکر سے دریافت کیا۔

آیات 27-28۔ "اُس نے اُس سے کہا تیرا بھائی آ گیا ہے اور تیرے باپ نے فرہ بجھڑا ذبح کیا ہے کیونکہ اُسے خیریت سے واپس پایا۔ تو وہ ناراض ہوا اور اندر نہ جانا چاہا۔ شاید وہ دل ہی دل میں خوش ہوا ہو کہ اُس کا بھائی واپس آ گیا، لیکن اُس پر اتنی خوشی منائی جانا اُسے پسند نہ آیا۔ ہاں، وہ چاہتا تھا کہ ایک بھٹکا ہوا واپس آ جائے، مگر کیوں اِس قدر شور و شادمانی؟ کیوں اِس قدر جشن اُس کے حق میں جو بدنام اور نافرمان رہا؟ بعض مسیحی بھی ایسے ہیں جو جب گناہگار کلیسیا میں شامل ہوتا ہے تو کہتے ہیں: "دیکھیں کیا یہ واقعی حقیقی تبدیلی ہے؟" وہ اُس فضل کو نہ سمجھ پاتے جو سب سے بڑے خطاکار پر بھی ہوتا ہے۔

"آیت 28۔" پس اُس کا باپ باہر آ کر اُس سے منت کرنے لگا۔ وہ بیٹا قیمتی تھا، اِسی لیے باپ نے شفقت سے اُسے بلایا کہ آؤ، خوشی میں شریک ہو۔

آیت 29۔ "اُس نے جواب میں اپنے باپ سے کہا دیکھ، میں تو برسوں سے تیری خدمت کر رہا ہوں اور کبھی تیری حکم عدولی نہ "کی، اور تُو نے مجھے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہ دیا تاکہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا۔ گویا کہتا ہے: "میں عبادت میں حاضر رہتا ہوں، کلیسیا میں باقاعدگی سے آتا ہوں، مگر مجھے کبھی حقیقی خوشی نصیب نہیں ہوئی۔ میں اپنے فرائض تو ادا کرتا ہوں مگر میرے حصہ میں نہ رقص ہے نہ سرود۔ شک و خوف زیادہ ہیں، فرحت اور مسرت "بہت کم۔"

"آیت 30۔" لیکن جب تیرا یہ بیٹا آیا جس نے تیری دولت بدکارنیوں کے ساتھ اڑا دی تو تُو نے اُس کے لیے فرہ بجھڑا ذبح کیا۔ وہ بڑا گناہگار تھا، اور اب نیا نیا ایمان لایا ہے، لیکن دیکھو کیسا مطمئن اور شادمان ہے! اُس نے عمر گمراہی میں بسر کی اور اب وہ پُر اعتماد اور خوشی سے بھرا ہے۔ باپ نے اُس کے لیے فرہ بجھڑا ذبح کیا، اور میرے لیے ایک بکری کا بچہ بھی نہ دیا۔

"آیت 31۔" اُس نے اُس سے کہا، بیٹے، تُو تو ہمیشہ میرے ساتھ ہے اور جو کچھ میرا ہے وہ تیرا ہی ہے۔ اگرچہ وہ شکوہ کر رہا تھا، لیکن باپ نے اُسے اُس کے حقوق یاد دلائے۔ "بیٹے، تو ہمیشہ میرے ساتھ ہے، میری میز پر بیٹھتا ہے، میرا گھر تیرا گھر ہے۔ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں اور تجھ میں مسرت پاتا ہوں۔ جو کچھ میرا ہے وہ تیرا ہے۔"

آیت 32۔ "مگر لازم تھا کہ ہم خوشی کریں اور شادمان ہوں کیونکہ تیرا یہ بھائی مُردہ تھا اور زندہ ہوا اور کھویا گیا تھا اور مل گیا ہے۔"

تُو اُسے میرا بیٹا کہتا ہے، پر میں یاد دلاتا ہوں کہ وہ تیرا بھائی ہے۔ "اِسی لیے جب ایک گناہگار اپنی راہ کی خطا سے توبہ کرتا ہے، تو آسمان کی گھنٹیاں بجنی چاہیں اور جشن ہونا چاہیے، کیونکہ وہ مر گیا تھا اور زندہ ہوا، وہ کھو گیا تھا اور مل گیا۔

اے عزیزو! اگر کوئی ہے جو بڑے گناہگاروں کی تبدیلی پر خوشی نہ کرتا ہو، وہ خُدا کی اُس نرم اور محبت بھری آواز کو سننے: "تمہارے لیے سب کچھ ہے؛ مسیح تمہارا ہے، آسمان تمہارا ہے، تم ہمیشہ میرے ساتھ ہو اور جو کچھ میرا ہے تمہارا ہے۔" لیکن جب کوئی گناہگار واپس آتا ہے تو لازم ہے کہ اُس پر مسرت کی جائے، کہ وہ مر گیا تھا اور زندہ ہوا، کھو گیا تھا اور مل گیا۔

اے کاش ہم میں کبھی بڑے بھائی کی وہ روح نہ پائی جائے! بلکہ ہر گناہگار کے واپس آنے پر ہم اپنے دلوں کو شادمان کریں، اور اُس آسمانی باپ کی حمد کریں جو اپنی محبت سے اُنہیں اپنے گھر میں شامل کرتا ہے۔

